قرآنی بیان

صحابہ کے ایمان افروز عقائد

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجد کے تحت مساجد کے لئے

26-May-2023

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز(فیضانِ مدینہ)اور شعبہ اَئِمّہ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

26 مئی، 2023ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

صحابہ کے ایمان افروز عقائد

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ✿.. صحابہ مِعْیارِ اِیمان ہیں
- ✿.. جنّتی گروہ کون...؟
- ✿.. صحابہ اور منافقین کے ایمان میں فرق
- ✿.. حضرت جابِر رَضِیَ اللہ عنہ کا قرض کیسے اُترا؟

پیشکش: اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ (اسلامِک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر درودِ پاک پڑھنا پُل صراط پر نُور ہے جو جمعہ کے دن مجھ پر 80 بار درودِ پاک پڑھے اُس کے 80 سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔[1]

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں | اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْکَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

پیارے اسلامی بھائیو! پارہ: 1، سورۂ بقرہ کے دوسرے رُکوع کی 13 آیات، جن میں منافقوں کے عیب بیان ہوئے، ان میں سے یہ چھٹی آیت ہے، اس آیتِ کریمہ میں منافقوں کے چند عیب بیان ہوئے: (1): یہ کہ منافق نِرے جاہِل ہیں (2): بے وقوف بھی

---

1 ...مسند فردوس، جلد: 2، صفحہ: 408، حدیث: 3814۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 114۔

ہیں کہ ان کے پاس عقل کی دولت نہیں (3): ان کی یہ بے وقوفی ان پر اتنی غالِب آگئی ہے کہ اللہ پاک کے نیک، مقبول بندوں پر طعن کرتے اور انہی بُرا بھلا کہتے بھی بالکل نہیں شرماتے (4): اور ایک بڑا عیب یہ کہ اِن کے دِل میں ایمان نہیں، جب انہیں مقبول لوگوں کی طرح دِل سے ایمان قبول کرنے کا کہا جاتا ہے تو ایمان قبول کرنے کی بجائے الٹا نیک لوگوں کی بُرائیاں کرنے لگتے ہیں۔ یہ منافقوں کے چند عیب ہیں جو یہاں بیان ہوئے، آیئے! آیتِ کریمہ سُنتے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ	ترجمہ کَنْزُالایمان: اور جب ان سے کہا جائے۔

کیا کہا جائے...؟

اٰمِنُوْا	ترجمہ کَنْزُالایمان: ایمان لاؤ۔

کیسا اِیْمان...؟

كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ	ترجمہ کَنْزُالایمان: جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں۔

صحابیِ رسول، سلطانُ الْمُفَسِّرِین حضرت عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: یہاں **اَلنَّاس** سے مراد صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان ہیں۔(1) یعنی مُنافقوں کو کہا جاتا ہے: اے منافقو! تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے مگر تمہارا یہ اِیْمان مقبول نہیں، مَرْدُود ہے ❁ ایمان ایسا قبول کرو جیسا صِدِّیق اکبر نے قبول کیا ❁ ایمان ایسا قبول کرو جیسا فاروقِ اعظم نے قبول کیا ❁ ایسے ایمان لاؤ جیسے عثمانِ غنی، مولیٰ علی ایمان لائے ❁ اگر واقعی سچّے پکّے

(1)... تفسیرِ طبری، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 13، جلد: 1، صفحہ: 161۔

ایماندار بننا چاہتے ہو تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان جیسا اِیْمان قبول کرو...!!

اب دیکھئے! ایک ہے مُنَافقوں کا وہ کلمہ پڑھنا جس کے سبب یہ جنّت کے حقدار بننے کی بجائے، الٹا جہنّم کے حقدار ہو گئے اور دوسرا ہے یہ ایمان جس کا اِن سے مطالبہ ہو رہا ہے، انہیں چاہئے تھا کہ فوراً اس نصیحت کو قبول کرتے مگر یہ بدبخت تھے؛

قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُؕ | ترجمہ کَنْزُ الایمان: تو کہیں: کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں؟

اللہُ اَکْبَر! ان بد بختوں کی جسارت دیکھئے! ❁ وہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان جن سے اللہ پاک نے جنّت کا وعدہ فرمایا ❁ جو اللہ پاک سے راضی، اللہ پاک اُن سے راضی ❁ وہ صِدّیق و فاروق (رَضِیَ اللہُ عنہما) جنہیں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا وزیر فرمایا ❁ وہ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عنہ جو پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے جنّتی رفیق ہیں ❁ وہ مولیٰ علی رَضِیَ اللہُ عنہ جنہیں سب مسلمانوں کا مولیٰ ہونے کا شرف حاصِل ہے، یہ بدبخت منافق ان خوش نصیب صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کے لئے کیسی زبان استعمال کرتے ہیں۔

مگر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان کا مقام ایسا نہیں کہ ہر کس و ناکس انہیں بُرا کہے اور اس کا نوٹس نہ لیا جائے، یہ صحابہ ہیں، اللہ پاک کو، اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو بہت پیارے ہیں، جب منافقوں نے ایسے بے ہودہ لفظ بولے تو اللہ کریم نے فرمایا:

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰـكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ | ترجمہ کَنْزُ الایمان: سنتا ہے وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:13)

یہ ہے شانِ صحابہ...!! مُنَافق بدبخت ان کی گستاخی کریں تو رَبِّ کریم خُود ان کے

گستاخوں کو جواب دیتا ہے:

دو عالم نہ کیوں ہو نثارِ صحابہ
کہ ہے عرش منزل وقارِ صحابہ

امیں ہیں یہ قرآن و دینِ خدا کے
مدارِ ہُدیٰ اعتبارِ صحابہ

خلافت، امامت، ولایت، کرامت
ہر اک فضل پر اقتدارِ صحابہ

نمایاں ہے اسلام کے گلستاں میں
ہر اک گل پہ رنگِ بہارِ صحابہ

––*–*

ہر صحابیٔ نبی! جنّتی! جنّتی!
سب صحابیات بھی جنّتی! جنّتی!

چار یارانِ نبی! جنّتی! جنّتی!
والدینِ نبی! جنّتی! جنّتی!

ہر زوجۂ نبی! جنّتی! جنّتی!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آیتِ کریمہ سے ملنے والی نصیحتیں

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک آیتِ کریمہ جو ہم نے سُننے کی سَعَادت حاصِل کی، اس سے ہمیں چند سبق سیکھنے کو ملے؛

(1): صحابہ معیارِ ایمان ہیں

پہلا سبق تو یہ مِلا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی گستاخیاں کرنا مُنافقوں کا کام ہے، اَہْلِ اِیْمان کبھی بھی ایسی جسارت نہیں کر سکتے، **دوسرا سبق** یہ مِلا کہ **قیامت تک آنے والے سب اَہْلِ اسلام کے لئے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان مِعْیار ہیں۔** اِیْمان وہ مقبول ہو گا، جو **اِیْمانِ صحابہ** جیسا ہو گا، وہ اِیْمان جو **اِیْمانِ صحابہ** سے مختلف ہو، ایسا اِیْمان مقبول نہیں، مَرْدُود ہے۔

اللہ پاک نے ایک اور مقام پر فرمایا:

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَاۤ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْاۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍۚ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:137)

ترجمہ کَنْزُ الایمان: پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لائے جیسا تم لائے جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ نِری ضد میں ہیں۔

یعنی اے میرے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ! تم تمام جِنّ وِانس کے ایمان کی کسوٹی ہو، قیامت تک جو بھی جِنّ یا کوئی انسان تمہاری طرح اِیْمان لائے گا، مجھے (یعنی اللہ پاک کو)، میرے رسولوں کو، میری کتابوں کو اس طرح مانے، جیسا تم نے مانا ہے، تب وہ ہدایت پر ہے اور اگر سب کچھ مانے **مگر تمہاری طرح نہ مانے تو گمراہ کا گمراہ ہی رہے گا۔**[1]

قرآن کی تفسیر صحابہ کے عقائد | ایمان کی تنویر صحابہ کے عقائد
واللہ! انہیں رہبرِ کونین سمجھتے | عرفان کی تاثیر صحابہ کے عقائد

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں بعض لوگوں کہہ رہے ہوتے ہیں: ہم کچھ بھی نہیں، نہ ہم سُنّی، نہ کچھ اَور، نہ ہم یزید کی طرف، نہ امام حُسَین رَضِیَ اللہُ عنہ کی طرف، **ہم تو صِرْف مسلمان ہیں۔** یاد رکھئے! یہ بات جس سوچ اور جس نظریے کے تحت کہی جاتی ہے، وہ سوچ ٹھیک نہیں ہے۔ **ہم نے بننا تو یقیناً مسلمان ہی ہے مگر مسلمان بننے میں صحابۂ کرام** علیہمُ الرِّضْوان کے **نقشِ قدم پر بھی رہنا ہے،** دیکھئے! مُنَافقوں سے یہی مطالبہ ہوا:

اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ

یعنی اے مُنَافقو...!! تمہارا صِرْف **اٰمَنَّا** (ہم ایمان لائے) کہنا کافِی نہیں ہے، اِیْمان ایسا قبول کرو! جیسا صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان کا اِیْمان ہے، ایسا اِیْمان قبول کرو گے تو مقبول ہو گا،

1 ... تفسیرِ نعیمی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:137، جلد:1، صفحہ:773 بتقدم وتاخر۔

ورنہ ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا۔

جنّتی گروہ کون...؟

بڑی مشہور حدیثِ پاک ہے، اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل 72 فرقوں میں بٹے تھے، میری اُمّت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے ایک جنّتی ہے، باقی سب جہنّم میں جائیں گے۔ پوچھا گیا: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وہ جو ایک جنّتی ہو گا، وہ کون ہیں؟ فرمایا: مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِی یعنی وہ گروہ جنّتی ہو گا جو میرے اور میرے صحابہ کے رستے پر چلے گا۔[1]

یہ ہے اِیْمان کا مِعْیار...!! صِرْف اِیْمان قبول کرنا کافِی نہیں ہے، جنّت کا حقدار وہ ہو گا، جو صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کے طریقے پر ایمان قبول کرے گا۔

قرآن کی تفسیر صحابہ کے عقائد	ایمان کی تنویر صحابہ کے عقائد
واللہ! انہیں رہبرِ کونین سمجھئے	عرفان کی تاثیر صحابہ کے عقائد

صحابہ اور مُنَافقین کے اِیْمان میں فرق

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ (پارہ:1، سورۂ بقرہ:13)

ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں۔

اس آیتِ کریمہ میں 2 طرح کے اِیْمان کا ذِکْر کیا گیا ہے، **ایک** اِیْمان وہ ہے جسے رَدّ (**Reject**) کر دیا گیا، **دوسرا** اِیْمان وہ ہے جسے نہ صِرْف قبول کیا گیا بلکہ قیامت تک کے لئے

[1] ...ترمذی، کتاب الایمان، باب ہذہ الامۃ، صفحہ:622، حدیث:2641۔

مِعیار بنایا گیا، رَدّ ہونے والا ایمان منافقوں کا ہے اور مقبول بلکہ مِعیار بننے والا اِیْمان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا ہے، اب دیکھنا یہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے اور منافقوں کے اِیْمان میں فرق کیا ہے؟ مانتے صحابہ بھی تھے اور ماننے کا دعویٰ منافق بھی کرتے تھے، سمجھنے کی بات یہ ہے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کیا مانتے تھے اور منافق کیا مانتے تھے؟

قرآنِ کریم میں اور بے شُمار احادیثِ کریمہ میں اس فرق کو بہت واضح کرکے بیان کیا گیا ہے۔ آیئے! موقع کی مناسبت سے صِرْف چند فرق سنتے ہیں:

فرق 1: صحابہ کا یقین، منافقوں کی بے یقینی

پہلا اور بنیادی فرق تو یہی ہے کہ مُنَافقوں کو اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب صلّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر بالکل یقین نہیں تھا اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان...!! یہ اللہ و رسول پر ایسا کامِل یقین رکھتے تھے کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ مثال کے طور پر غزوۂ بدر کو دیکھئے!

❁ غزوۂ بدر میں صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی تعداد 313 تھی، کفار 1000 سے بھی زیادہ تھے ❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے پاس ہتھیار بھی کم تھے، کفّار کے پاس ہتھیار بھی بہت تھے ❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے پاس کھانے پینے کی بھی کمی تھی، کفّار 10، 10 اُونٹ ایک وقت میں کاٹ رہے تھے، اب ایسی حالت میں مُنَافق بولے:

غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِیْنُهُمْ ؕ	ترجمہ کَنْزُ الایمان: یہ مسلمان اپنے دین پر مغرور ہیں۔ (پارہ: 10، سورۂ انفال: 49)

یعنی ایک طرف اتنا بڑا لشکر، ایک طرف صِرْف 313 مسلمان...!! یہ پھر بھی اپنے سے تین گُنا بڑے لشکر کے ساتھ جنگ کرنے جا رہے ہیں، انہیں اِن کے دِین نے دھوکے

میں ڈال دیا ہے، یہ اس جنگ میں فتح حاصِل نہیں کر پائیں گے۔

یہ ہے منافقوں کی بے یقینی...!! اللہ پاک فتح کا وعدہ فرما چکا مگر منافق بے ایمان تھے، ان بد بختوں کو اللہ کریم کے وعدے پر بھی یقین نہ آیا، دوسری طرف صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا یقین دیکھئے! جب پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے ایک مقام پر رُک کر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان سے مشورہ فرمایا تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان نے بڑے یقین اور پختہ ایمان سے عرض کیا: اے اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! (میدانِ بدر تو یہ رہا) آپ فرمائیں تو ہم سمندر میں بھی اُترنے کو تیار ہیں۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اِیْمانِ کامِل...!! کسی شاعِر نے کیا خُوب کہا ہے:

تھے ان کے پاس دو گھوڑے، چھ زرہیں، آٹھ شمشیریں
پلٹنے آئے تھے یہ لوگ دُنیا بھر کی تقدیریں
نہ تیغ و تیر پر تکیہ، نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسا تھا تو اِک سادی سی کالی چادر والے پر

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ کا قرض کیسے اُترا...؟

حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیٔ رسول ہیں، آپ کے والِدِ محترم کی وفات ہوئی تو ان پر کافِی قرض تھا، اب قرض داروں نے حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ سے مطالبہ کیا، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ کا ایک کھجوروں کا باغ تھا، اتنی آمدن تھی ہی نہیں کہ قرض اُتارا جا سکے۔ ادھر

1 ...شرح الزرقانی، باب غزوۃ بدر الکبریٰ، جلد:2، صفحہ:268۔

قرض دار مطالبہ کئے جارہے ہیں۔[1]

(اَللّٰہُ اَکْبَر! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی شان ہی نِرالی ہے، اب دیکھئے! مشکل کُشائی کے تعلق سے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا عقیدہ کیا تھا) حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ پر مشکل آئی، بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ مشکل کُشا نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کی خِدْمتِ بابرکت میں حاضِر ہو گئے۔[2] (معلوم ہوا صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان یہی مانتے تھے کہ)

مشکل جو سَر پہ آپڑی، تیرے ہی نام سے ٹلی | مشکل کُشا ہے تیرا نام تم پر درود اور سلام

خیر! بخاری شریف میں ہے: حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، اپنی مشکل عرض کی، بیکسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم نے فرمایا: جابِر! باغ کی کھجوریں توڑو، انہیں جمع کر کے ڈھیر لگاؤ، پھر مجھے بتانا۔ حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ باغ میں گئے، کھجوریں توڑیں، ڈھیر لگایا اور بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے، عرض کیا: جانِ ایمان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! کھجوروں کا ڈھیر لگ چکا ہے۔ دوجہاں کے سردار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم اپنے عاشق کی مشکل کُشائی کے لئے روانہ ہوئے، باغ میں تشریف لائے فَدَعَا بِالْبَرَكَةِ کھجوروں کے ڈھیر کے پاس تشریف لا کر برکت کی دُعا فرمائی اور حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ سے فرمایا: اے جابِر! قرض داروں کو بُلاؤ اور قرض کی ادائیگی میں کھجوریں دینا شروع کر دو...!!

یہ فرما کر سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم واپس تشریف لے

---

1 ...بخاری، کتاب الصلح، باب الصلح بین الغرماء...الخ، صفحہ: 699، حدیث: 2709۔
2 ...بخاری، کتاب الصلح، باب الصلح بین الغرماء...الخ، صفحہ: 699، حدیث: 2709۔

آئے، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ نے کھجوروں کی تقسیم شروع کی، بظاہِر کھجوریں کم تھیں، قرض زیادہ تھا مگر باعِثِ برکت نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی دُعا کی برکت سے انہی تھوڑی سی کھجوروں سے سارا قرض ادا ہو گیا بلکہ کافی کھجوریں باقی بھی بچ گئیں۔ (1)

قسمت میں لاکھ پیچ ہوں، سو بل، ہزار کج | یہ ساری گتھی اِک تری سیدھی نظر کی ہے

وضاحت: قسمت میں اگرچہ مشکلات، پریشانیاں، مصیبتیں ہوں مگر اے پیارے محبوب! اے میرے مشکل کُشا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی ایک نظرِ عِنایت سے سب مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

قرض کی ادائیگی کے بعد حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ مسجدِ نبوی شریف میں حاضِر ہوئے، نمازِ مغرب وہیں ادا کی۔ **اب یہاں دیکھئے!** صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کا اِیْمان اور رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم پر یقین کتنا پختہ تھا، بخاری شریف کے الفاظ ہیں، حضرت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ نے جب یہ ماجرا حضرت ابو بکر صِدِّیق اور فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عنہما کو بتایا تو ان دونوں حضرات نے بہت ایمان افروز جواب دیا، فرمایا: اے جابِر! جب رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے کر گئے تھے تو ہمیں اسی وقت پتا چل گیا تھا کہ اب جابِر کا سارے کا سارا قرض اُتر جائے گا۔ (2)

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ ہے اِیْمانِ صحابہ...!! ابھی معجزے کا ظہور ہوا نہیں ہے، بس آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم اپنے پیارے صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کی مشکل کے حل کے لئے تشریف لے گئے ہیں، حضرت ابو بکر و عمر رَضِیَ اللہُ عنہما کو اتنا پختہ یقین تھا کہ جان گئے: اب حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...بخاری، کتاب الصلح، باب الصلح بین الغرماء...الخ، صفحہ: 699، حدیث: 2709۔
2 ...بخاری، کتاب الصلح، باب الصلح بین الغرماء...الخ، صفحہ: 699، حدیث: 2709۔

تشریف لے گئے ہیں تو دُنیا کی کوئی بھی طاقت جابِر رَضِیَ اللہُ عنہ کا قرض اُترنے میں رُکاوٹ نہیں بن سکتی۔ گویا ان حضراتِ عالی وقار کا یہ عقیدہ تھا کہ

کام جو اُن سے ہوا پُورا ہوا | اُن کی جو تدبیر ہے، تقدیر ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب!　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان کا اِیْمان...!! ہمارا اِیْمان وہی مقبول ہو گا، جب ہم صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان جیسا ایمان قبول کریں گے، لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اللہ پاک پر، اس کے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم پر، اللہ و رسول کے ارشادات پر ایسا ہی پختہ یقین رکھیں، جیسا پختہ یقین صحابۂ کرام علیہم الرِّضْوَان رکھتے تھے۔

(2): صحابۂ کرام اور شفاعتِ مصطفےٰ پر یقین

قرآنِ کریم میں ایک سُورت ہے: **سُوْرَۂ مُنَافِقُوْن**۔ اس مبارک سُورت میں بھی منافقوں کی کارستانیاں بیان ہوئی ہیں، **سُوْرَۂ مُنَافِقُوْن** میں اللہ پاک نے منافقوں کا ایک عیب یہ بھی بیان فرمایا کہ

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا	ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور جب ان سے کہا جائے کہ آؤ
(پارہ:28، سورۂ منافقون:5)	

کہاں آؤ...؟ بارگاہِ رسالت میں۔ کیوں آؤ...؟ تاکہ

یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ	ترجمہ کَنْزُ الایمان: رسول اللہ تمہارے لیے معافی چاہیں۔
(پارہ:28، سورۂ منافقون:5)	

بے شک گُناہوں کی مُعافی اللہ پاک ہی کی بارگاہ سے ملتی ہے مگر ملتی ہے شفاعتِ

مصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم) سے، مُنَافقوں کو کہا جارہا ہے: اے مُنَافقو! آؤ! ہمارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم کے دامنِ رحمت کی طرف بڑھو، وہ رَحۡمَةٌ لِّلۡعٰلَمِين ہیں، تمہاری شفاعت فرمائیں گے، تمہارے لئے مغفرت کی دُعا فرما دیں گے، اس کی برکت سے اللہ پاک تمہارے گُناہ بخش دے گا۔ اب یہ کتنا زبردست موقع تھا، منافق آتے، دامنِ مصطفےٰ میں پناہ لیتے، شفاعتِ مصطفےٰ میں حِصّہ دار بنتے، گُناہ بخشواتے اور جنّت کے حقدار ہو جاتے مگر یہ مُنَافق تھے، انہیں جب کہا جاتا کہ آؤ! بارگاہِ رسالت میں آؤ! تو یہ کیا کرتے تھے:

لَوَّوۡا رُءُوۡسَهُمۡ وَرَاَيۡتَهُمۡ يَصُدُّوۡنَ وَهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ۝ (پارہ:28، سورۂ منافقون:5)

ترجمہ کَنْزُالایمان: تو اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں۔

یعنی یہ بدبخت شفاعتِ مصطفےٰ کو نہیں مانتے، دامنِ مصطفےٰ سے نہیں لپٹتے، جب انہیں اس بارگاہِ عالی شان کی طرف بُلایا جائے تو اپنے سَر دوسری طرف گھما لیتے ہیں (اور اے مسلمانو!) تم انہیں دیکھو گے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری سے تکبُّر کرتے ہوئے مُنہ پھیر لیتے ہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! یہ مُنافقوں کا اِیْمان...!! یہ مَرْدُود اِیْمان ہے۔ اب ذرا صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے اِیْمان کی شان دیکھئے! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی یہ مستقل عادَت تھی کہ جب کسی صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے کوئی خطا ہو جاتی تو وہ اس خطا پر اڑتے نہیں تھے، فوراً بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوتے اور شفاعت کا سُوال کرتے تھے ❁ ایک مرتبہ ایک صحابیہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہا سے کوئی خطا ہو گئی، آپ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئیں، عرض کیا: یارسولَ اللہ

(1)... تفسیر صراط الجنان، پارہ:28، سورۂ منافقون، زیرِ آیت:5، جلد:10، صفحہ:165 ماخوذاً۔

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! طَھِّرْنِی یعنی اے اللہ کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! مجھے پاک کر دیجئے![1] ❀ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ سے کوئی خطا ہوئی تو انہوں نے جوشِ ندامت میں خُود کو ستون سے باندھ لیا، 7 دِن تک وہیں بندھے رہے، ان کا عہد تھا کہ رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم خُود اپنے مبارک ہاتھوں سے کھولیں گے تو ٹھیک، ورنہ یہیں بندھا رہوں گا۔ آخر پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم تشریف لائے اور اپنے رحمت بھرے ہاتھوں سے ان کی بندشیں کھولیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اِیْمانِ صحابہ...!! معلوم ہوا؛ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان یہ پختہ ایمان اور یقین رکھتے تھے کہ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم گُناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے ہیں، یہی وہ دَر ہے جہاں آکر گُناہوں کی آلودگی سے پاکیزگی نصیب ہوتی ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا خُوب کہا ہے:

چور حاکِم سے چُھپا کرتے ہیں یاں اس کے خلاف | تیرے دامن میں چُھپے چور انوکھا تیرا[3]

مُجرِم بُلائے آئے ہیں...!!

یہی وہ عقیدہ ہے، جس کا بیان قرآنِ کریم میں بھی موجود ہے: پارہ:5، **سورۂ نِسَآء**، آیت:64 میں ہے:

وَ لَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَ اسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا

ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر

1... مسلم، کتاب الحدود، باب من اعترف علی نفسہ وبالزنی، صفحہ:672، حدیث:1695۔
2... تفسیر خازن، پارہ:9، سورۂ انفال، زیرِ آیت:27، جلد:2، صفحہ:305 خلاصۃً۔
3... حدائقِ بخشش، صفحہ:16۔

اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا ﴿۶۴﴾	(پارہ:5،سورۂ نساء:64)	ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

مجرم بلائے آئے ہیں جَاءُوْكَ ہے گواہ | پھر رَدّ ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے [1]

وضاحت: قرآن پاک کا حکم کہ **"اے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم! جب وہ خُود پر ظلم کر بیٹھیں تو آپ کے در پر حاضِر ہوں"** یہ حکم گواہ ہے کہ مُجْرِم آپ کے در پر خُود نہیں آئے، انہیں بُلایا گیا ہے، اس کے باوُجود مُجْرِم کو نامُراد لوٹا دیا جائے، اَہْلِ کرم کی یہ شان نہیں ہے، لہٰذا جو بھی مُجْرِم اس دَر پر آجائے، مَن کی مُراد پالے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): عقیدۂ صحابہ؛ عِلْمِ غیبِ مصطفےٰ

پیارے اسلامی بھائیو! مُنافقوں کے مَرْدُوْد اِیْمان کی ایک اور مِثَال سنئے! پارہ:10، سورۂ توبہ، آیت:65 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوۡضُ وَ نَلۡعَبُ ؕ	(پارہ:10،سورۂ توبہ:65)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یونہی ہنسی کھیل میں تھے

یہ آیتِ کریمہ غزوۂ تبوک کے موقع پر نازِل ہوئی، تفسیرِ طبری جو تفسیر کی کتابوں میں سب سے معتبر تفسیر ہے، اس میں ہے: امام مجاہد رَحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: غزوۂ تبوک کے موقع پر کسی شخص کی اُونٹنی گم ہو گئی، اس کی تلاش جاری تھی، اس پر غیبوں پر خبر دار نبی،

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:205۔

رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے غیب کی خبر دیتے ہوئے فرمایا: **اُونٹنی فُلاں جگہ ہے۔**
یہ سُن کر ایک مُنَافق بدبخت بولا: **مُحَمَّد** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) کہتے ہیں کہ فُلاں کی اُونٹنی فُلاں جگہ ہے، بھلا **مُحَمَّد** (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم) کو غیب کا عِلْم کہاں سے آیا؟ [1] اس موقع پر یہ آیتِ کریمہ نازِل ہوئی اور بتایا گیا کہ اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم! اگر آپ ان سے پوچھیں گے کہ تم نے ایسی بات کیوں کہی تو وہ کہیں گے ہم تو بس یونہی ہنسی کھیل میں تھے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ...!! ان بدبختوں کی جرأت دیکھئے! اللہ و رسول کی گستاخیاں کرنے کو کھیل کُود کہتے ہیں۔ (اَسْتَغْفِرُ اللہ...!!)

خیر! اس آیتِ کریمہ اور اس کے شانِ نزول سے مَعْلُوم ہوا؛ یہ مُنَافقوں کا مردُود ایمان تھا، یہ سمجھتے تھے کہ اللہ پاک کا خزانہ مَحْدُود ہے، وہ اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کا عِلْم بھی نہیں دے سکتا (مَعَاذَ اللہ!)۔ اب اس کے برخِلاف صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا مَقْبُول اِیْمان بلکہ وہ اعلیٰ ترین اِیْمان دیکھئے! جسے رہتی دُنیا تک کے لئے مِعْیار قرار دیا گیا ہے۔

جو ہو چکا ہے، جو ہو گا، حُضُور جانتے ہیں

بخاری شریف میں ہے: مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک دن حضورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور مخلوق کی پیدائش سے لے کر اَہْلِ جنّت کے جنّت میں اور اَہْلِ جہنّم کے جہنّم میں پہنچنے تک سب کچھ بیان فرما دیا۔ [2]

---

1 ...تفسیرِ طبری، پارہ:10، سورۂ توبہ، زیرِ آیت:65، جلد:6، صفحہ:410۔
2 ...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قول اللہ تعالیٰ...الخ، صفحہ:818، حدیث:3192۔

اَللّٰہُ اَکْبَر! یہ ہے اِیْمانِ صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم...!! یہ وہ عقیدہ، وہ باکمال اِیْمان ہے جسے قیامت تک آنے والوں کے لئے مِعْیار قرار دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوان کا یہ پختہ عقیدہ تھا کہ اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے لئے غیب کے خزانے کھول دیئے ہیں، **جو ہو چکا ہے اور جو قیامت تک ہو گا، اس سب کا عِلْم رَبِّ کائنات نے اپنے محبوبِ ذی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمادیا ہے۔**

(۴): تُو زِندہ ہے وَاللہ! تُو زِندہ ہے وَاللہ...!!

مُصَنَّف اِبْنِ اَبِی شَیْبہ میں حدیثِ پاک ہے، مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عنہ کا دورِ خِلافت تھا، ایک مرتبہ کئی دِنوں تک بارش نہ برسی، قحط سالی ہو گئی، اس موقع پر ایک صحابی حضرت بلال بن حارث مُزَنی رَضِیَ اللّٰہُ عنہ پیارے آقا، رسولِ خُدا، اَحْمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُراَنْوار پر حاضِر ہوئے اور عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کی اُمَّت ہلاک ہو رہی ہے، اس کے لئے بارش کی دُعا فرمادیجئے!

اللہ! اللہ!

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں | ممکن نہیں کہ خیرِ بشر کو خبر نہ ہو [1]

صحابیٔ رسول رَضِیَ اللّٰہُ عنہ نے بارگاہِ رِسالت میں عرضی پیش کی تھی، چنانچہ سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ان کے خواب میں تشریف لائے اور فرمایا: عمرِ

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:130۔

فاروق (رَضِیَ اللہُ عنہ) کو میرا سلام کہو! اور یہ بھی کہہ دو کہ بارِش ہو گی۔[1]

اُمّت کے حال سے وہ آگاہ ہر گھڑی ہیں | خوابوں میں آرہے ہیں، بگڑی بنا رہے ہیں

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا وہ باکمال اِیمان جسے قیامت تک کے لئے مِعْیار قرار دیا گیا، اس مبارک اِیمان میں ایک عقیدہ یہ بھی شامِل تھا، جس کی بڑی خوبصورت ترجمانی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللہِ علیہ نے کی ہے، لکھتے ہیں:

تُو زِندہ ہے وَاللہ! تُو زِندہ ہے وَاللہ! | مرے چشمِ عالَم سے چُھپ جانے والے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی ایمان افروز ادائیں

پیارے اسلامی بھائیو! صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا اِیمان جو ہمارے لئے مِعْیار ہے، اس میں اور بھی بہت سارے وہ عقائد شامِل ہیں، جن پر آج بھی الحمد للہ! عاشقانِ رسول قائم ہیں اور اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! قیامت تک قائم ہی رہیں گے۔ مثلاً ❁ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مشکل کُشا مانتے تھے، انہیں جب بھی کوئی مشکل پیش آجاتی، بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوتے تھے، جنگ کے دوران ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کا بازُو کٹ گیا، یہ بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، مالِک و مختار نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا بازُو جوڑ دیا[3] ❁ ایک صحابی رَضِیَ اللہُ عنہ کی آنکھ کا ڈھیلا نکل گیا، وہ اپنی آنکھ کا

1 ...مصنف ابن ابی شیبہ، جلد:7، صفحہ:482، حدیث:35، وفاء الوفاء، جلد:2، جز:4، صفحہ:195 ملتقطاً۔
2 ...حدائقِ بخشش، صفحہ:158۔
3 ...سبل الہدیٰ، جلد:4، صفحہ:51۔

ڈھیلا لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گئے، سرکارِ ذی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ان کی آنکھ درست فرمادی[1] اسی طرح صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو باعِثِ خیر وبرکت مانتے تھے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم وُضو فرماتے تو صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان وُضو کا پانی لینے کے لئے دوڑتے، اسے ہاتھوں پر لیتے، چہرے پر ملا کرتے تھے[2] حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا کے پاس پیارے آقا، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مُوئے مبارک (یعنی بال مبارک) تھا، مدینۂ پاک میں جب کوئی بیمار ہو جاتا، پیالے میں پانی لے کر ان کی خِدمت میں حاضِر ہوتا، حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہا مُوئے مُبارک اس پیالے میں ڈالتیں، پھر نکال لیتیں، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان یہ پانی پیتے اور شِفا پاتے تھے[3] اسی طرح صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوَان رسولِ خُدا، احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کو مالک و مختار بھی مانتے تھے، مالکِ جنّت بھی تسلیم کرتے تھے، اسی لئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم سے جنّت کا سُوال کیا کرتے تھے۔

بیان کا خُلاصہ

خیر! خُلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ پاک نے فرمایا:

وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَاۤ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ كَمَاۤ اٰمَنَ السُّفَهَآءُؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ لَّا یَعْلَمُوْنَ(۱۳)	ترجمہ کَنْزُ الایمان: اور جب ان سے کہا جائے ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے ہیں تو کہیں کیا ہم احمقوں کی طرح ایمان لے آئیں سنتا ہے

1 ... کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ، جز:1، صفحہ:240۔
2 ... بخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد...الخ، صفحہ:706، حدیث:2731۔
3 ... بخاری، کتاب اللباس، باب مایذکر فی الشیب، صفحہ:1480، حدیث:5896 مفہومًا۔

(پارہ:1،سورۂ بقرہ:13) | وہی احمق ہیں مگر جانتے نہیں۔

اس سے معلوم ہوا: ❁ مُنَافق مَرْدُود ہیں، صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کی گستاخی کرنا ان کی بُری عادات میں شامِل تھا ❁ یہ بھی معلوم ہوا کہ اِیْمان 2 ہیں؛ (1): ایک ہے مُنَافقوں والا اِیْمان، یہ مَرْدُود ہے، اللہ پاک کے ہاں قطعاً یقیناً مقبول نہیں ہے (2): اور ایک ہے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان والا اِیْمان، یہ اِیْمان صِرْف مقبول ہی نہیں بلکہ اتنا پسندیدہ ہے کہ اللہ پاک نے اسی باکمال اِیْمان کو قیامت تک کے لئے مِعْیار قرار دیا ہے ❁ اس لئے ہمیں چاہئے کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کو اپنے اِیْمان کا مِعْیار بنائیں ❁ جیسا اِیْمان صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کا تھا، اس کا فیضان لُوٹنے کی کوشش کریں ❁ جو عقیدے صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضْوَان کے تھے، ہمیشہ صِرْف وصِرْف وہی عقیدے اپنائیں، اگر ایسا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! جنّت کے حقدار قرار پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآن کی تفسیر صحابہ کے عقائد	ایمان کی تنویر صحابہ کے عقائد
واللہ! انہیں رہبرِ کونین سمجھئے!	عرفان کی تاثیر صحابہ کے عقائد
ملتی ہے ہمیں جن کے تَصَدُّق سے ہدایت	ارمان کی تصویر صحابہ کے عقائد
اسلام جنہیں کہتا ہے سرچشمۂ رحمت	ہیں کتنے ہمہ گیر صحابہ کے عقائد
عقبیٰ کے ہر اِک رنج و مصیبت کا مداوا	دُنیا میں ہیں اِکْسِیر صحابہ کے عقائد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی قاعِدہ (Madani Qaida) موبائل ایپلی کیشن

پیارے اسلامی بھائیو! قرآنِ کریم کا فیضان عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے

I.T ڈیپارٹمنٹ نے ایک موبائل اپلی کیشن جاری کی ہے، جس کا نام ہے: مدنی قاعِدہ (**Madani Qaida**)۔ اس اپلی کیشن میں مکمل مدنی قاعِدہ اور اس کی آڈیو (**Audio**) شامِل کی گئی ہے یعنی اس اپلی کیشن میں آپ مدنی قاعدے کے جس حرف یا جس لفظ پر کلک (**Click**) کریں گے، آڈیو (**Audio**) میں اس کا تَلَفُّظ چلے گا، یُوں اس اپلی کیشن کی مدد سے آسانی کے ساتھ مدنی قاعِدہ پڑھ کر، اس کی مشق (**Practice**) کر کے دُرُست مخارج اور ضروری تجوید سیکھی جا سکتی ہے۔ یہ اپلی کیشن اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کر لیجئے، خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے، آئیے! ایک شرعی مسئلہ سنتے ہیں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں مشہور غلطی کی نشاندہی)

مسئلہ: سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے کپڑا اسمیٹنا مکروہِ تحریمی ہے۔

وضاحت: یہ بھی عوام میں پائی جانے والی ایک عام غلطی ہے ❁ عموماً لوگ سجدے میں جاتے یا سجدے سے اُٹھتے وقت شلوار اُوپر کو کھینچتے ہیں یا قمیص کا دامن اُٹھا لیتے ہیں، اس طرح کرنا مکروہِ تحریمی یعنی ناجائز و گُناہ ہے اور ایسی صُورت میں نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ بخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے، رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ لَا نَکُفَّ ثَوْبًا ہم کپڑا نہ سمیٹیں[1] ❁ بسا اوقات رکوع سے

---

1 ... بخاری، کتاب الاذان، باب السجود ... الخ، صفحہ: 258، حدیث: 810۔

اٹھنے کے بعد یا سجدہ سے قیام کی طرف آنے کے بعد کپڑا جسم سے چپک جاتا ہے، اسے عملِ قلیل کے ذریعہ چھڑانے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ عمل ایک ہاتھ سے بآسانی ہو سکتا ہے لہٰذا بلاضرورت اس میں دونوں ہاتھوں کا استعمال مکروہِ تنزیہی ہو گا۔[1]

اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی برکات (وظیفہ)

یَا فَتَّاحُ

جو کوئی نمازِ فجر کے بعد دونوں ہاتھ سینے پر رکھ کر 70 بار یَا فَتَّاحُ پڑھے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! اس کے دل کا زنگ و میل دُور ہو گا۔[2]

اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

1 ... مختصر فتاوی اہلِ سنّت، صفحہ: 42-43 خلاصۃً۔
2 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 248۔